REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

پنجشنبہ ۱۷ شعبان ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱؎

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۶ تبلیغ ۱۳۳۸ ہش ۲۶ فروری ۱۹۵۹ء | نمبر ۴۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بشیر آباد سے بخیریت ناصر آباد پہنچ گئے ہیں جیسا کہ احباب کو علم ہے حضور کی طبیعت عرصہ سے ٹانگ میں درد کی وجہ سے ناساز چلی آ رہی ہے احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے جلد صحت عطا فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے آمین

روس کی طرف سے برطانیہ کے ساتھ غیر جارحانہ سمجھوتہ کرنے کی پیشکش

"اب وقت آگیا ہے کہ اعصابی جنگ ختم کر دی جائے" مسٹر خروشیف کا اعلان

ماسکو ۲۵ فروری۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے برطانیہ کے ساتھ دوستی کے ایک غیر جارحانہ معاہدے پر دستخط کرنے کی پیشکش کی ہے۔ وہ ایک انتخابی جلسے میں تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا روس برطانیہ کے ساتھ بیس سال کے لئے غیر جارحانہ معاہدہ کرنے کو تیار ہے۔ اور اگر ہمارے معزز مہمان یعنی مسٹر میکملن اور مسٹر سلون لائڈ جو آجکل روس کا دورہ کر رہے ہیں) اس قسم کے معاہدے کے لئے بیس سال کی مدت کو ناکافی سمجھتے ہیں۔ تو ہم اس بات کے لئے بھی تیار ہیں کہ اس معاہدے کی مدت ۵۰ سال یا اس سے بھی زیادہ عرصہ تک ممتد ہو۔ انہوں نے کہا اب وقت آگیا ہے کہ اعصابی جنگ ختم کر دی جائے۔ اور دنیا میں ایک ایسے دور کا آغاز ہو کہ جس میں بنی نوع انسان پُر امن طریق پر زندگی بسر کر سکیں۔ انہوں نے برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن کے موجودہ دورے کا ذکر کرتے ہوئے کہا مجھے امید ہے کہ یہ دورہ باہمی غلط فہمیوں کو دور کر کے ایک پُر امن فضا پیدا کرنے میں بہت ممد ثابت ہو گا۔ اور اس کے بہتر نتائج رونما ہوں گے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں متعدد عالمی مسائل کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے جرمنی کے سوال پر چار بڑی طاقتوں کے وزراء خارجہ کی کانفرنس منعقد کرنے کی مغربی تجویز کو مسترد کر دیا اور کہا اس سے بہتر یہ ہے کہ مملکتوں کے سربراہ براہ راست اس مسئلے پر بات چیت کریں۔ اور ایسی کوئی پابندی عائد نہ کی جائے کہ کون سا ملک اس میں شامل ہو۔ اور کونسا نہ ہو۔ انہوں نے جرمنی کو متحد کرنے کے سوال کو زیر غور لانے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ یہ اہل جرمنی کا اپنا معاملہ ہے۔ اور اسے انہیں خود ہی حل کرنا چاہیئے۔ انہوں نے مغربی طاقتوں کو خبردار کیا کہ اگر مشرقی جرمنی کی حدود کو تبدیل کرنے کی کوئی کوشش کی گئی تو اسے معاہدہ وارسا کی طاقتوں کے خلاف جنگی کارروائی پر محمول کیا جائے گا۔ تقریر کے دوران انہوں نے شہنشاہ ایران کے رویہ پر سخت اعتراض کیا۔ اور ایران امریکہ سے جس نئے دفاعی معاہدے پر دستخط کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اسے ہدف ملامت بنایا انہوں نے دعوےٰ کیا کہ دونوں کے درمیان جو معاہدہ طے پا رہا ہے۔ اس کے مسودے کی نقل پہلے سے میرے پاس پہونچ چکی ہے:

"امریکہ کے ساتھ نئے دفاعی سمجھوتے کو آخری شکل دے دی گئی ہے"

"میری حکومت روس کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوگی" شہنشاہ ایران کا اعلان

تہران ۲۵ فروری۔ شہنشاہ ایران نے کل ایرانی سینٹ اور مجلس کے ملے جلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہم امریکہ کے ساتھ جو نیا دفاعی معاہدہ کر رہے ہیں۔ اس کو آخری شکل دے دی گئی ہے اور اب اس پر صرف دستخط ہونے باقی ہیں۔ انہوں نے کہا میری حکومت اس بارے میں ٹھنڈے دل سے کام لے گی اور روس کی دھمکیوں سے قطعاً مرعوب نہیں ہو گی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر روس کی طرف سے ایران پر حملہ ہوا۔ تو عالمی جنگ چھڑ جائے گی۔ انہوں نے روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف پر الزام لگایا کہ وہ اپنی تقریروں میں مجھ پر حملے کر رہے ہیں انہوں نے ایرانی مجلس اور سینٹ کے ممبران کو توجہ دلائی۔ کہ وہ جواباً روس کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرنے سے احتراز کریں:

پاکستان کو جیتنے کے لئے صرف ۶۱ رنز کی ضرورت ہے

کراچی ۲۵ فروری۔ پاکستان نے ویسٹ انڈیز کے مقابلے میں پہلے ٹیسٹ میچ کے دوران آج صبح اپنی دوسری اننگ پھر شروع کر دی ہے۔ پاکستان نے کل آخری وقت میں دوسری اننگ شروع کرنے پر ۲۷ رنز بنائے تھے۔ اور اس کا کوئی کھلاڑی آؤٹ نہیں ہوا تھا۔ اب پاکستان کو جیتنے کے لئے صرف ۶۱ رنز کی ضرورت ہے۔ ویسٹ انڈیز کی ٹیم کل اپنی دوسری اننگ میں ۲۴۵ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی تھی:

واشنگٹن ۲۵ فروری۔ عالمی بنک کے ایک ترجمان کل بتایا کہ بنک نہری پانی کے تنازعہ کے سلسلہ میں جو نیا منصوبہ تیار کر رہا ہے وہ دو تین ماہ کے بعد ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کو پیش کر دیا جائے گا:

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر لطیف صاحب آف عدن جو جلسہ سالانہ سے قبل مرکز سلسلہ میں تشریف لائے تھے۔ آج واپس عدن تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر میں بھی اور وہاں بھی ان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں جماعت دہم کے طلباء کی الوداعی تقریب

امتحان میٹرک میں شامل ہونے والے طلباء کو بزرگان سلسلہ کی طرف سے بیش قیمت نصائح

ربوہ ۲۴ فروری۔ کل شام تعلیم الاسلام ہائی سکول کے جماعت نہم کے طلباء نے جماعت دہم کے ان طلباء کو پُر خلوص طریق پر الوداع کہنے کے لئے جو امسال امتحان میٹرک میں شامل ہو رہے ہیں ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا جس میں بعض بزرگان سلسلہ اور دیگر تعلیمی اداروں کے متعدد اساتذہ نے بھی شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو سکول کے ایک طالب علم منصور عمر نے کی۔ بعد ازاں جماعت نہم کے طالب علم افضل احمد صاحب نے ایک مختصر سی تقریر میں جماعت دہم کے طلباء کو پُر خلوص طریق پر الوداع کہتے ہوئے انہیں یقین دلایا کہ جو نیک روایات انہوں نے قائم کی ہیں

(باقی دیکھیں صفحہ ۴)

مسعود احمد پرنٹر پبلیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ فروری

پرورش مویشیاں

لاہور کی ایک خبر ہے کہ مغربی پاکستان کی حکومت محکمہ پرورش حیوانات کی اس تجویز پر سرگرمی سے غور کر رہی ہے۔ کہ صوبے کے بڑے بڑے مذبحے حکومت کی تحویل میں لے لئے جائیں۔ اس سے غرض یہ ہے کہ کار آمد مویشیوں کے ذبیحے کی روک تھام کی جاسکے مزید آنکہ حکومت مویشیوں کے لئے پچاس مزید ہسپتال قائم کرنے کی تجویز پر بھی غور کر رہی ہے۔

جہاں تک ان تجاویز کا تعلق ہے۔ پرورش مویشیاں کے نقطۂ نظر سے ان کے مفید ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ پرورش مویشیاں ہمارے ملک کے لئے خاص اہمیت کا مسئلہ ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ دیگر ترقیاتی منصوبوں کے ساتھ یہ مسئلہ بھی خاص توجہ کا مقتضی ہے۔

ہمارا ملک خالصتہً ایک زراعتی ملک ہے۔ اور اس کی کثیر آبادی کی گزران زراعت یا زراعت سے تعلق رکھنے والے پیشوں سے متعلق ہے۔ اس کے علاوہ یہ مسلمانوں کی اکثریت کا ملک ہے۔ جو ایک گوشت خور قوم ہے۔ اس لئے باقی ضروریات کے علاوہ جو پرورش مویشیاں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اس ملک کے باشندوں کے لئے گوشت کی کافی فراہمی بھی نہایت ضروری ہے۔ الغرض جب تک ہمیں زراعت کی ضروریات کے لئے سستی مشینری فراہم نہیں ہو سکتی۔ اول تو ہمیں زراعت کے لئے اچھے مویشیوں کی ضرورت ہے پھر خوراک کے لئے دودھ گھی اور گوشت کی ضرورت ہے۔

یہ ساری ضروریات نہایت اہم ہیں اس لحاظ سے ہمارے لئے پرورش مویشیاں کا سوال نہایت اہم ہے۔ جو محض مذبحوں پر حکومت کے قبضہ اور چند مزید ہسپتال کھولنے سے حل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس کے لئے موثر منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ اور مویشیوں کی افزائش اور پرورش کے لئے نہایت اعلیٰ سائنٹفک طریقوں کو زیرِ عمل لانا اشد ضروری ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ حتی الوسع زیادہ سے زیادہ فنڈ اس کام کے لئے مہیا کریں۔ اور مویشیوں کی پرورش کے وہ طریقے اپنے ملک میں رائج کریں۔ جو آسٹریلیا ہالینڈ بلجیم ایسے ممالک میں رائج ہیں جو فاضل گوشت۔ دودھ۔ مکھن برآمد کرتے ہیں۔ اول تو ہمارے ملک میں بڑی بڑی رکھیں اور جنگل ہونے چاہئیں اور نہ صرف حکومت بلکہ ہمارے بڑے بڑے زمیندار مویشیوں کی پرورش کے فارم قائم کریں۔ جن میں نئے سائنٹیفک طریقوں سے کام لے کر ضرورت کے مطابق نسل بندی کی جائے۔ بعض نسلیں صرف زراعت کے لئے کار آمد ہوتی ہیں بعض زیادہ دودھ اور بعض زیادہ گھی فراہم کرتی ہیں۔ اور بعض ایسی نسلیں ہیں۔ جو صرف گوشت کے لئے اچھی ہوتی ہیں۔ مذبحوں کی نگرانی کے لئے جہاں تک ہمارا خیال ہے صرف جانور کی عمر کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ حالانکہ خوراک کے لئے بھی زیادہ عمر کے مویشیوں کا گوشت ناقابل استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے محض عمر کے لحاظ سے درجہ بندی سوال کا اصل حل نہیں ہے۔ بلکہ نسل بندی سے ہی ہمارا یہ نہایت اہم مسئلہ حل ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے۔ کہ جو ممالک بہترین دودھ اور مکھن برآمد کرتے ہیں وہی ممالک بہترین گوشت بھی برآمد کرتے ہیں۔ پرورش مویشیوں کا کوئی اندھا دھند طریقہ کبھی خاطر خواہ نتائج پیدا نہیں کریگا۔

ہمارے ملک میں نسل بندی کی طرف تاحال بہت ہی کم توجہ دی گئی ہے۔ حالانکہ مختلف نسلوں کے امتیازات سے ہم ناواقف بھی نہیں ہیں۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ بڑے پیمانہ پر گوشت کے لئے مفید اور کار آمد مویشیوں کی درجہ بندی کی طرف کبھی خیال نہیں کیا گیا۔ اگر بڑے بڑے فارموں میں علیحدہ علیحدہ نسلوں کو ان کی کار آمدگی کے لحاظ سے پرورش کی جائے۔ تو مویشیوں کے متعلق ہمارے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ آسٹریلیا۔ امریکہ اور دیگر یورپین ممالک میں ہو رہا ہے۔ اگر اس طرف جلد توجہ نہ کی گئی۔ تو ہمیں ڈر ہے کہ کہیں گوشت کے لئے بھی دوسرے ملکوں کا مونہہ دیکھنا پڑے گا۔

عربی اور فارسی زبانیں

ایک معاصر لکھتا ہے۔

"ایک معاصر کے کالم نویس کا بیان ہے۔ کہ صدارتی کابینہ کے وزراء کی پریس کانفرنس میں ایک وزیر نے یہ بھی کہا تھا کہ ہماری حکومت نے وقف علی الاولاد کو ناجائز قرار نہیں دیا۔ اس پر بعض "ثقہ" قسم کے اخبارات کے نیوز ایڈیٹروں نے وقف علی الاولاد کو وقف الاولاد لکھ دیا تھا۔ جب ایک نیوز ایڈیٹر کو اس غلطی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ تو اس نے جواب دیا کہ حضرت شکر کیجئے۔ کہ وقف علی الاولاد کو وقف الاولاد لکھ دیا۔ آئندہ نسل تو اس لفظ کو خدا جانے کس طرح لکھا کرے گی۔

نیوز ایڈیٹر نے صحیح جواب دیا ایک زمانہ تھا کہ ہر اخبار نویس اردو زبان کا گہرا علم رکھنے کے علاوہ اردو فارسی اور عربی کا علم بھی رکھتا تھا۔ مولانا ظفر علی خاں۔ مولانا ابوالکلام آزاد مولانا محمد علی جوہر تو علوم السنہ کے بحرِ ذخار کے شناور تھے۔ عام اخبار نویس بھی علمی، دینی، اور فقہی اصطلاحات سے واقف ہوتے تھے۔ مگر اب یہاں تک نوبت پہونچ چکی ہے۔ کہ

ہائے حطی سے گدھا لکھتا ہے ہوز سے ہار کا مضمون پیدا ہوا ہے۔ لیکن اگر خدانخواستہ بعض ترقی پسندوں کے خیال کے مطابق رومن رسم الخط اختیار کر لیا گیا۔ تو حروف تہجی کا قصہ ہی تمام ہو جائے گا ․․․․․
ح - ہ - س - ص - ث - ط - ت
ا - ع - ء سب پر رولر پھر جائے گا۔ اب تو وقف الاولاد لکھا گیا ہے۔ اس روز وکفل اولاد لکھا جائے گا۔"

معاصر کو شاید یہ بات بھول گئی ہے کہ اب تو عربی کے ایسے علماء پیدا ہو رہے ہیں۔ جو کینران کو فارسی لفظ کوزہ کی جمع سمجھ کر نقل کرنے لگتے ہیں۔

ارشاد امام ایدہ اللہ تعالےٰ

․․․․ یہ صیغہ بڑی عمدگی سے اپنا کام کر رہا ہے۔

․․․․ اگر جماعت وقفِ جدید کی طرف توجہ کرے تو اس سے نہ صرف ہم ملکی جہالت کو دور کر سکیں گے۔ بلکہ بیماریوں کے دور کرنے میں بھی ہم ملک کی مدد کر سکیں گے ․․․․"

احباب جماعت اپنے پیارے امام کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے فوراً آگے بڑھیں۔ اور اپنے وعدے حضور کی خدمت میں پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء

(انچارج دفتر وقفِ جدید ربوہ)

نتیجہ امتحان شاہد کلاس

مندرجہ ذیل دو طلباء جامعہ احمدیہ کی آخری شاہد کلاس میں کامیاب ہوئے ہیں۔

(۱) منیر الدین صاحب یحییٰ ۵۸۷ (۲) منیر الدین صاحب بی۔ اے ۵۰۵

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی ہر دو طلباء کے لئے مبارک کرے۔

وکیل التعلیم تحریک جدید

اعانت الفضل

مکرم بشیر احمد صاحب سٹیشن ماسٹر جا کے چیچہ کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۵۹/۱/۱۶ کو دوسرا لڑکا تولد ہوا ہے۔ بشیر احمد صاحب نے اس بچہ کی پیدائش کی خوشی میں ۵ روپے الفضل کو بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس نومولود بچہ کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ مینیجر الفضل

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر اور اُس کی تاریخی حیثیت

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائل پوری)

(قسط نمبر ۲)

تاریخ اپنے آپ کو دُہراتی ہے۔ بعینہٖ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح عیسائیوں میں حیاتِ مسیح کا عقیدہ پیدا ہوگیا۔ جس کی وجہ سے اُن کو خدا کا بیٹا بنایا گیا اور پیدائشِ عالم کا وسیلہ سمجھا گیا۔ پال قیینی نے اپنی کتاب "لائف آف کرائسٹ" میں یہ تسلیم کیا ہے کہ رفعِ موسیٰؑ کے یہودی عقیدہ سے متاثر ہو کر صعودِ مسیح کا عقیدہ پیدا ہوا۔ تفاصیل بھی آپس میں ملتی ہیں۔ (صفحہ ۱۰۳۲)

باوجودیکہ قرآن مجید کی تیس آیات وفاتِ مسیح کا اعلان کر رہی ہیں مسلمانوں میں بھی یہ عقیدہ پھیل گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے۔ اور بجسدِ عنصری وہاں زندہ موجود ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انیس سو سال کے بعد مثیلِ عیسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر یہ اعلان کیا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور آپ کی قبر سرینگر کشمیر میں ہے۔ آپ نے چیلنج کیا کہ اس قبر کو کھود کر دیکھ لیا جائے ایسی شہادتیں برآمد ہوں گی جن سے ثابت ہو جائے گا کہ صاحبِ قبر حضرت مسیح ناصریؑ کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

اس قبر کو قاضی ظہور الحسن صاحب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ دوسری جگہ بانڈی پورہ میں نیبو بال پر موجود ہے۔

کشمیر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کی تاریخی حیثیت کیا ہے؟ اس سلسلہ میں دو احتمال ہیں۔ اوّل یہ کہ کشمیر میں بنی اسرائیل کا آ کر بسنا ایک حقیقتِ ثابتہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ کشمیر میں زمانہ قدیم سے موسیٰ نام بڑی کثرت سے ملتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ قبر کسی ایسے بزرگ کی ہو جن کا نام موسیٰ ہو۔ کشمیر کے سابق وزیر اعظم پنڈت رام چند کاک جیسے فاضل انسان کو تسلیم ہے۔ کہ بنی اسرائیل کشمیر میں آباد ہوئے۔ ان کے آثار یہاں ملتے ہیں۔ اپنی تائید میں وہ اورنگ زیب کے عہد کی کتاب "ہسٹری آف دی مغل ایمپائر" کا حوالہ دیتے ہیں جو کہ مغل انڈیا میں عیسائی مشن کے سربراہ Jesuit Catrou نے تصنیف کی۔ اس کتاب میں لکھا ہے کہ اہلِ کشمیر یہودیوں کی نسل ہیں۔ موسیٰ نام انکے ہاں عام ہے۔ ان کے آثارِ قدیمہ بھی یہی ظاہر کرتے ہیں۔

(Ancient Monument of Kashmir P. 75)

دوئم یہ کہ یہ امر بالکل قرینِ قیاس ہے کہ جیسے بنی اسرائیل مصر سے نکلتے وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی ہڈیاں اپنے ساتھ لے آئے اور ارضِ کنعان میں آکر انہیں دفن کر دیا۔ تورات میں لکھا ہے "موسیٰ یوسف کی ہڈیوں کو ساتھ لیتا گیا" (خروج ۱۳/۱۹ اس کے علاوہ ملاحظہ ہو پیدائش ۵۰/۲۵ یشوع ۲۴/۳۲۔ اعمال ۷/۱۶) اسی طرح فلسطین سے نکلتے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے جو ہڈیاں دستیاب ہوئی ہوں وہ بنی اسرائیل نے نکال لی ہوں۔ اور قبر کو اس غرض سے بے نشان کر دیا گیا ہو کہ آشوری حملہ آور بےحرمتی نہ کر سکیں۔ "آشوری حملہ آور قبروں کو اکھاڑ پھینکتے اور قوم کے بزرگوں بادشاہوں، نبیوں، کاہنوں اور سرداروں کی ہڈیوں کو زمین پر بکھیر دیتے۔ اور وہ کھاد بن جاتیں۔ اسی طرح وہ مفتوح قوم کے مورال پر ایک ضرب شدید لگاتے۔ (یرمیاہ ۸/۱تا۳)

بایں صورت اسرائیل کو اپنے پیغمبر سے جو والہانہ محبت تھی اس کا تقاضا تھا کہ وہ قبر موسیٰؑ کو کسی طور پر بچا لیتے۔

ایک اور قرینہ بھی اس تحقیق کی تائید میں ہے۔ سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر والا علاقہ (اردن پار) آشوری حملوں کی زد میں آیا۔ اور اس علاقہ کے اسرائیلی قبائل (روبن وجاد وغیرہ) سب سے پہلے جلاوطن ہوئے۔ اس لئے یہ انتظام ضروری تھا کہ آشوری درندوں سے قبر موسیٰؑ کو بچانے کے لئے ان کی بقیہ ہڈیوں کو نکال کر آپ کی قبر کو بے نشان کر دیا جاتا۔ اسرائیل کے اسباطِ عشرہ آشوری حملوں میں کنعان سے جلاوطن کر دیئے گئے۔ اور آشور اور میدیا میں لا کر آباد کئے گئے۔ وہاں سے وہ قدیم ہندوستان کے شمال مغرب میں آکر آباد ہو گئے۔

قدیم اسرائیلی کتاب مکاشفاتِ عزرا میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل کے اسباطِ عشرہ دریائے فرات کے پار جلاوطن کر دیئے گئے۔ وہاں سے حالات کے سازگار ہونے پر ڈیڑھ سال کے سفر کے بعد دُور مشرق میں سرزمین ارسارۃ میں پہنچے۔ (کتاب عزرا دوئم باب ۸) محققین کے نزدیک ارسارۃ سے مراد وہ علاقہ ہے جس میں موجودہ ضلع ہزارہ اور کشمیر کا ملحقہ علاقہ شامل تھا۔ (راج ترنگنی ترجمہ از کھاکراچھر چند جلد اول نوٹ ص۲۰۳)

بائیبل میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل جلاوطنی کے بعد دریائے سندھ کے علاقہ میں بھی پھیل چکے تھے (آستر ۸/۳) یسعیاہ کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ارضِ سینیم میں جلاوطنی کے بعد آباد ہوئے۔ (یسعیاہ ۴۹/۱۲) شوفیلڈ ریفرنس بائیبل میں اس لفظ کے نیچے یہ نوٹ دیا گیا ہے:-

"اس سے دُور مشرق کے لوگ مراد ہیں۔"

اس تاریخی پس منظر کی موجودگی میں یہ بالکل ممکن ہے کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہڈیوں کو کشمیر میں لا کر دفن کر دیا ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اصل قبر تو وہی ہے جس میں آپ دفن ہوئے آپ کی وفات کے پانچ سو سال بعد کچھ ہڈیاں جو بنی اسرائیل کو دستیاب ہوئیں عین ممکن ہے کہ وہ جلاوطنی کے وقت انہوں نے نکال لی ہوں اور جس جگہ مستقل طور پر وہ آباد ہوئے وہاں انہوں نے ان کو دفن کر دیا ہو۔ یوں اس قبر کا نام قبر موسیٰؑ رکھا گیا۔ اسی قبر کی وجہ سے کشمیر میں مرورِ زمانہ کے باعث روایت نے شکل یہ اختیار کر لی کہ

"حضرت موسیٰؑ کشمیر آ گئے تھے۔
اور لوگ آپ پر ایمان لائے۔ آپ
کے بعد بھی وہ ایماندار رہے۔
اور بعض ایماندار نہیں رہے۔
وہ یہیں وفات پا گئے اور دفن
بھی یہیں ہوئے۔ باشندگانِ
کشمیر آپ کی قبر کو "پیغمبرِ اہلِ کتاب
کی زیارت" کے نام سے موسوم
کرتے ہیں۔" (تاریخ حشمت کشمیر
از عبد القادر بن قاضی القضاۃ
واصل علیخان ص۲ مسودہ نمبر ۱۹۲
رائل ایشیاٹک سوسائٹی)

یہ محض احتمال ہی نہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہڈیاں کشمیر میں لائی گئیں۔ اور یہاں دفن ہوئیں۔ بلکہ اس کی تائید میں تاریخ و جغرافیہ کی دو شہادتیں بھی موجود ہیں۔

(۱) چوتھی صدی عیسوی میں ایک بہت بڑے عیسائی عالم جان خریسوسٹم (یعنی خوش دہان جان) گذرے ہیں۔ وہ قسطنطنیہ کے پیٹری آرک بھی مقرر ہوئے۔ انہوں نے تقریباً چھ سو وعظ اور نئے عہد نامہ کی کئی تفسیریں لکھیں۔ اسرائیلی اور عیسائی لٹریچر پر ان کو عبور حاصل تھا۔ نامۂ عبرانیوں کی تفسیر میں وہ لکھتے ہیں کہ حضرت موسےٰؑ کی ہڈیاں مشرق کی ایک دُور دراز زمین میں دفن ہیں۔ حوالہ کے الفاظ یہ ہیں:-

"But tell me, do
not the bones of
Moses himself lie
in a faroff land
in the East.

لیکن مجھے بتاؤ۔ کیا موسیٰ کی اپنی
ہڈیاں مشرق کی ایک دُور دراز
سرزمین میں دفن نہیں ہیں؟"
(خطبہ نمبر ۲۶ تفسیر نامۂ عبرانیوں
باب ۳ بحوالہ کتاب جیمز ان
ہیون آن ارتھ)

سینٹ جان خریسوسٹم تورات و انجیل کے بہت بڑے متاد تھے اور چرچ کی ایک ذمہ وار شخصیت اور پریسٹ تھے۔ بروئے تورات وہ یہ ماننے پر مجبور تھے کہ حضرت موسےٰؑ موآب کی سرزمین میں دفن ہیں۔ وہ غالباً صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حضرت موسےٰؑ کی ہڈیاں دُور مشرق میں دفن ہیں۔ ظاہر ہے کہ سینٹ جان کے سامنے اسرائیلی لٹریچر کا کوئی حوالہ اور روایت تھی جس سے انہوں نے یہ استدلال کیا ہے۔ ان کے طرزِ خطاب سے معلوم ہوتا ہے کہ

چوتھی صدی میں بہت سے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ حضرت موسےٰ کی ہڈیاں مشرق میں دفن ہیں۔

۲۔ دوسری شہادت یہ ہے۔ کہ تورات میں لکھا ہے کہ نیبو پہاڑ کے دامن میں حضرت موسیٰ دفن ہیں۔ کشمیر میں قبر موسیٰ بھی نیبو بال یعنی کوہ نیبو پر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے کشمیر میں جب حضرت موسےٰ کی ہڈیاں سپرد خاک کیں تو انہوں نے اس پہاڑ کا نام بھی وہی رکھا جو سرزمین موآب میں مقام مدفن موسےٰ کے کوہستان کا نام ہے۔ یہ شہادت مزید قرینہ ہے۔ کہ نیبو بال کی قبر میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کی ہڈیاں دفن ہیں

اگر کوئی اور شخص وہاں دفن ہوتا۔ تو پہاڑ کا نام نیبو رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ محض توارد نہیں بلکہ کشمیر میں نیبو بال کا نام ایک تاریخی پس منظر اپنے ساتھ رکھتا ہے۔

ان شہادتوں سے ظاہر ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی اصل قبر تو وہی ہے۔ جو سرزمین موآب میں کوہ نیبو پر واقع تھی۔ اسی قبر کی نشاندہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔ ہاں یہ امر بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی کچھ ہڈیاں کشمیر میں لاکر دفن کی گئی ہوں جو بنی اسرائیل کو جلا وطن کے وقت انکی اصل قبر سے دستیاب ہوئیں۔

واللہ اعلم بالصواب

یوم مصلح موعود کی تقریب پر ربوہ کے تعلیمی اداروں کے

مشترکہ جلسہ کی مختصر روئداد

مورخہ ۲۰ر فروری یوم مصلح موعود کی بابرکت تقریب پر مسجد نور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام بعد نماز مغرب ربوہ کے تعلیمی اداروں کا مشترکہ جلسہ ہوا جس میں ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ کے طلبہ نے تقاریر کیں۔ جلسہ کی صدارت مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے فرمائی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو جمیل الرحمان صاحب نے کی اس کے بعد قریشی محمد اسلم صاحب نے درثمین سے خوش الحانی سے ایک نظم سنائی۔ ہائی سکول کے طالب علم سیف الرحمان صاحب نے خلافت ثانیہ کے ابتداء میں رونما ہونے والے واقعات کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور یہ ثابت کیا کہ اللہ تعالےٰ ہر موقعہ پر مصلح موعود کی مدد و نصرت فرماتا رہا ہے۔ جو آپ کی سچائی کی ایک دلیل ہے۔

جمیل الرحمان صاحب نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی زندگی کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضور کی حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں دینی امور کی طرف شغف کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور اس ضمن میں رسالہ تشحیذ الاذہان کے اجراء اور اس کے مضامین کی اہمیت کے متعلق اکابر غیر مبایعین کی آراء کا بھی ذکر فرمایا۔

مکرم جمیل صاحب کی تقریر کے بعد صدر صاحب نے رسالہ تشحیذ الاذہان کے مضامین کے بارے میں مولوی محمد حسین بٹالوی کی رائے کا بھی ذکر فرمایا۔

سید داؤد احمد صاحب انور نے "حضرت مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح اول کی نظر میں" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول، حضرت امیر المومنین کا بہت احترام فرماتے تھے۔ اس محبت اور احترام کی وجہ یہی تھی کہ آپ کو حضور کے مقام مصلح موعود کے متعلق کامل معرفت حاصل ہو چکی تھی۔ آپ نے اس ضمن بہت سے حوالے بھی پیش کئے۔

مرزا محمد سلیم صاحب نے مولوی ظفر محمد صاحب کی ایک نظم سنائی۔ اس کے بعد مسعود احمد صاحب جہلمی نے تقریر فرمائی آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد زریں کے خاص خاص واقعات کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے حضرت مصلح موعود کی صفت "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا" کے متعلق بعض ایمان افروز واقعات سنائے۔

اس کے بعد خاکسار نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا پیغام جو آپ نے اس جلسہ کے لئے تحریر فرمایا تھا پڑھ کر سنایا۔

آخر میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے دعا کرائی اور دعا کے بعد ہمارا یہ اجلاس برخاست ہوا۔

(محمد شفیق قیصر سیکرٹری مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ)

اعلان دربارہ انتخابات عہدیداران

جماعت ہائے احمدیہ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی موجودہ سہ سالہ تقرری کی میعاد ۳۰؍۴؍۵۹ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں کے لئے عہدیداران کا انتخاب جلد از جلد کرایا جانا مطلوب ہے۔ جس کے لئے ۳۱؍۳؍۵۹ تک کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس تاریخ تک تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر مرکز (یعنی نظارت علیا) میں پہنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد منظوری دی جاسکے۔ اس ضمن میں انتخاب کے قواعد ۲۵ فروری ۱۹۵۹ء کے اخبار میں شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں مدنظر رکھکر انتخابات کئے جائیں۔ تاہم اگر کسی جماعت کو ان قواعد کی ضرورت ہو تو وہ اطلاع دے کر دفتر ہذا سے منگوا سکتی ہے۔

بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدہ داران ہی رہنے دئے جائیں۔ یہ طریق درست نہیں۔ تمام عہدہ داران کے از سر نو انتخاب ہونے چاہئیں جن عہدہ داروں کی منظوری حال میں دی گئی ہے۔ ان عہدہ داران کا انتخاب سہ سالہ بھی نیا ہونا ضروری ہے۔ انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں ایسا نہیں ہونا چاہئیے۔ کیونکہ اس طرح انتخابات کے کاغذات پر بروقت کارروائی نہیں ہو سکتی اور منظوری دینے میں تاخیر ہو جاتی ہے اسلئے انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں بھیجی جائیں۔ ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوئے ہوں۔ ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے۔ تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقت نہ ہو۔ اور فیصلہ میں تاخیر نہ ہو۔

تمام امراء ضلع اس امر کی نگرانی کا انتظام کریں کہ کوئی جماعت ایسی نہ رہ جائے جس کا انتخاب ہو کر دفتر ہذا میں نہ پہنچ جائے۔ نیز یہ کہ انتخابات قواعد کے مطابق کئے جا رہے ہیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

وصیت فارم پُر کرنے کیلئے ضروری ہدایات

باوجود متعدد مرتبہ اعلان کرنے کے وصیت فارم بالعموم احتیاط سے اور درست طور پر نہیں لکھے جاتے۔ اس لئے تکمیل کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں یا تکمیل کے لئے خط و کتابت کرنی پڑتی ہے اور ان کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کی ایک وجہ یہ بھی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل ہدایات وصیت فارموں کی تکمیل کے لئے پھر ایک مرتبہ شائع کی جاتی ہیں۔ وصیت کرنے والے، وصیت لکھنے والے گواہ اور مصدقین احباب ان ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

(۱) وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائے نہ کہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

(۲) وصیت کی عبارت میں مشکوک اور کٹے ہوئے الفاظ پر لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں۔

(۳) وصیت کنندہ کا اپنا پتہ مکمل ہونا چاہئیے جس پر خط و کتابت ہو سکے۔

(۴) وصیت پر دو گواہوں کے دستخط مع ولدیت اور ان کے پتے مکمل ہونے چاہئیں۔ گواہ اگر قریبی رشتہ دار ہو تو بہتر ہے۔

(۵) وصیت میں اگر جائداد غیر منقولہ (زمین یا مکان وغیرہ) پیش کی گئی ہو تو بالغ ورثاء اور شرکاء کے دستخط مع ولدیت اور مکمل پتے کے ہونے چاہئیں۔

(۶) وصیت میں درج کردہ جائداد غیر منقولہ کی تفصیل پوری پوری (محل وقوع۔ رقبہ اور اندازہ قیمت) کا درج ہونا ضروری ہے۔ اور حصہ آمد کی صورت میں ماہوار آمدنی اور اس کا ذریعہ۔

(۷) الف: تصدیقی فارم پر مقامی جماعت کے دو عہدیداروں کی تصدیق ہونی چاہئیے۔
ب: مستورات کی وصیتوں پر اگر مقامی لجنہ قائم ہو تو اس کی تصدیق بھی کروا دی جائے ورنہ مقامی جماعت کے عہدہ داروں کی تصدیق کافی ہے۔

(۸) مستورات کی وصیتوں میں علاوہ دیگر جائداد یا ماہوار آمدنی کے مہر کا ذکر خصوصیت سے ہونا چاہئیے۔ کہ کتنا ہے اور آیا وہ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے یا وصول کر لیا ہوا ہے اگر مہر کی رقم وصول ہو چکی ہے تو اب کس شکل میں ہے۔

(۹) مہر کے حصہ وصیت کے متعلق (اگر مہر ہنوز بذمہ خاوند واجب الادا ہے) خاوند کی تحریر وصیت کے ساتھ شامل ہونی چاہئیے۔ کہ وہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

(۱۰) چندہ شرط اوّل (حسب حیثیت مگر کم سے کم مساوی ۸ر) اور چندہ اعلان وصیت بوقت تحریر وصیت ادا کر کے رسید کا نمبر اور تاریخ وصیت فارم کے حاشیہ پر نوٹ کیا جائے یہ امر ملحوظ رہے کہ ان دونو چندوں کی فوری ادائیگی تکمیل وصیت کے لئے ضروری ہے، ورنہ کارروائی ملتوی رہے گی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

جامعہ احمدیہ کی عمارت کے لئے عطیہ جات

جامعہ احمدیہ کی عمارت کے لئے خاکسار نے بذریعہ الفضل احباب جماعت کی خدمت میں عطیہ جات کی درخواست کی تھی اس تحریک پر جن بزرگوں نے اس سلسلہ میں رقوم بھجوائی ہیں۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۱) مکرم محمد امین خانصاحب امیر جماعت احمدیہ بنوں۔ — ۱۰۰/-/-

(۲) مکرم شیخ عبد الحمید صاحب ڈھاکہ مشرقی پاکستان۔ — ۱۰۰/-/-

(۳) مکرم چوہدری محمد فقیر اللہ صاحب پٹواری گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ — ۱۰/-

(۴) مکرم چوہدری عبد الخالق صاحب باڑہ سلیمان ضلع جھنگ بذریعہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ — ۱۰/-/-

(۵) مکرم محمد احمد صاحب نظام احمدیہ فیورٹ سٹور گول بازار ربوہ — ۵/-/-

(۶) مکرم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کراچی یونیورسٹی۔ — ۵۰/-/-

(۷) مکرم لطیف احمد صاحب عارف ٹیچر پرائمری سکول ربوہ۔ — ۵/-/-

(۸) مکرم ملک رشید الدین صاحب منٹگمری — ۱/-/-

(پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم شیخ محمد الدین صاحب ٹھیکیدار بھڑ سرگودھا ویسے تو عرصہ سے بیمار ہیں۔ لیکن ان دنوں طبیعت زیادہ خراب ہے اور بہت تکلیف اور بے چینی ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک تقریب

مورخہ ۲۳ فروری کو بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک دعوت عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ جو بورڈنگ کے طلباء جماعت نہم کی طرف سے طلبائے جماعت دہم کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ اس تقریب میں جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈماسٹر مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب بی۔اے کی صدارت میں منعقد ہوئی سکول کے اساتذہ کرام بھی شامل ہوئے

تقریب کا آغاز ایک بورڈر خلیل احمد نے تلاوت قرآن کریم سے کیا جس کے بعد جماعت نہم کے طالب علم سیف الرحمن قیصرانی نے ایڈریس پیش کیا۔ طلبائے جماعت دہم کی طرف سے نصیر احمد نے ایڈریس کا جواب دیا۔ بعد ازاں مکرم چوہدری عبد الرحمن صاحب بی۔اے۔ بی ٹی سیکنڈ ماسٹر۔ مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب۔ مکرم ماسٹر سعد اللہ صاحب اور بالآخر خود صاحب صدر نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں قیمتی نصائح کیں اور اس توقع کا اظہار کیا کہ بورڈنگ کے طلباء کو باقاعدگی اطاعت ڈسپلن اور دینی کاموں میں حصہ لینے کی جو ٹریننگ دی گئی ہے اس کے نتیجہ میں وہ اسلام اور احمدیت کے سچے خادم اور ملک اور ملت کے ہونہار فرزند ثابت ہوں گے اور ہمیشہ اپنے سکول اور بورڈنگ کی نیک نامی اور شہرت کا موجب ہوں گے۔ بالآخر دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

مجالس انصار اللہ کے عہدیداروں کا نیا انتخاب

دستور اساسی کے مطابق آئندہ تین سال کے لئے مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کا نیا انتخاب اس سال کے شروع میں ہونا ضروری ہے۔ اس لئے زعمائے اعلیٰ اور ناظمین اضلاع کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حسب قواعد امیر صاحب مقامی یا ان کے نمائندہ کی زیر نگرانی ان عہدوں کے لئے جلد دوبارہ انتخاب کروا کے منظوری کے لئے امیر صاحب مقامی کی رپورٹ کے ساتھ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔

جو مجالس یکم جنوری ۵۹ء کے بعد قائم ہوئی ہیں ان کے عہدیداروں کے دوبارہ انتخاب کی اس وقت ضرورت نہیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۲ فروری کو میری بھتیجی عزیزہ امۃ المجید (بنت میاں عبد الرحمن صاحب آف جموں) کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ان کا نکاح عزیزم بشیر احمد صاحب ولد میاں محمد دین صاحب آف کنڈیارو (سندھ) کے ساتھ بعوض مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے ایام میں ربوہ میں پڑھا تھا۔ برات پچھلے پہر راولپنڈی سے محترم میاں عطاء اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی سرکردگی میں سیالکوٹ پہنچی اور ۲۲ کو راولپنڈی واپس چلی گئی۔ مقامی جماعت کے بہت سے احباب تقریب پر شامل ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اللّٰہم آمین

محمد ابراہیم (ہیڈماسٹر) تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

ولادت

مجھے اللہ تعالیٰ نے یکم فروری ۵۹ء کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولودہ کو دینی و دنیوی دونوں طور پر نعمتوں کی وارث بنائے۔ آمین

خاکسار حکیم محمد دین ظفر لیاقت روڈ کوئٹہ

(۲) خاکسار دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار رہتی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت والی زندگی عطا فرمائے آمین

سیدہ اقبال بیگم محلہ نارنگ منڈی شیخوپورہ

(۳) میرے چچا چوہدری محمد طفیل صاحب جوڑوں میں دردوں کی وجہ سے عرصہ سے تکلیف میں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(محمد رفیق چک ۳۳ کریانوالہ ضلع لائلپور)

"یوم مصلح موعود" کی مبارک تقریب پر مختلف مقامات پر جماعتہائے احمدیہ کے جلسے

سیالکوٹ شہر

مورخہ ۲۰/۲/۵۹ نماز جمعہ کے بعد مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر ضلع کے زیر صدارت اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ حاجی خواجہ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھ گڑھی شاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصلح موعود کے متعلق نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرمی سید امجد علی شاہ صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ سیالکوٹ نے "پیشگوئی کے ماحول اور اس کے نتائج" پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔

بعد ازاں چوہدری عبدالکریم خانصاحب کاٹھ گڑھی شاہد مربی ضلع نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ پیشگوئی کی غرض و غایت اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اشاعت قرآن کریم تھی جو نہایت عمدہ رنگ میں پوری ہو رہی ہے۔ اور اس کا اعتراف متعدد غیر از جماعت کاتبین اور غیر مسلم لیڈر بھی کر چکے ہیں۔

اس کے بعد مکرم سعید احمد صاحب انور نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریر فرمودہ تفاسیر قرآن کریم اور دیگر تصانیف اس بات کی شاہد ہیں کہ حضور واقعی "علوم ظاہری اور باطنی سے پُر" کئے گئے ہیں۔

بعد ازاں مکرمی میجر عبدالرحمٰن صاحب نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

آخر میں صاحب صدر نے مصلح موعود کی علامت "قومیں اس سے برکت پائیں گی" کے متعلق مختصر سی تقریر فرمائی اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (ارشد علی ایڈووکیٹ سیالکوٹ)

میانوالی

بعد نماز مغرب جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مرزا مشتاق احمد صاحب نے کلام محمود سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا کلام سنایا۔ اس کے بعد مکرم فضل الرحمٰن صاحب نے "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا" کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم بشیر احمد صاحب رفیقی نے احمدیت کی عظیم الشان ترقی پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مستری عبدالرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت مقامی نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی اور بعد میں دوستوں کی چائے سے تواضع کی گئی اور غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔

(عبدالرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میانوالی)

ڈیرہ غازی خان

مورخہ ۲۰/۲/۵۹ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ ڈیرہ غازی خان میں زیر صدارت جناب ملک عزیز محمد صاحب وکیل جلسہ منعقد ہوا۔

محمد حنیف صاحب قمر نے تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز کیا۔ نذیر احمد طالب علم، میاں عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور قدیر احمد طالب علم نے حضرت مصلح موعود کی نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد محترم مولوی محمد عثمان صاحب صحابی، منشی محمد علی خان صاحب۔ ڈاکٹر رشید احمد صاحب، مولوی عبدالرزاق صاحب اور صاحب صدر نے حضرت مصلح موعود کے ظہور اور پیشگوئی کے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ آخر میں اس مبارک تقریب کی خوشی میں تمام حاضرین اور بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(عبدالکریم ڈیرہ غازیخان)

لجنہ اماء اللہ ملتان شہر

لجنہ اماء اللہ ملتان شہر کا جلسہ مصلح موعود مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت ملتان کے مکان پر منعقد ہوا۔ جس میں پیشگوئی مصلح موعود پر روشنی ڈالی گئی۔ اور بچیوں نے نظمیں پڑھیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے دعا کی گئی۔ اس خوشی کے موقع پر بیگم چوہدری صاحب موصوف نے مستورات کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی۔

(والدہ اخوند فیاض احمد صدر لجنہ ملتان شہر)

میرپور آزاد کشمیر

مورخہ ۲۰ فروری ۵۹ء کو خطبہ جمعہ میں مصلح موعود کی پیشگوئی کے پس منظر، اہمیت اور الہامی الفاظ احباب کو سنائے گئے۔ بعد از نماز جمعہ اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت محترم پروفیسر قاضی محمد برکت اللہ صاحب ایم۔ اے نے کی۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو محمد اجمل صاحب نے کی۔ اجلاس کے دوران محمد ادریس صاحب اور محمود اطہر صاحب نے نظمیں سنائیں۔

خاکسار نے اپنی تقریر "وہ جلد جلد بڑھے گا" کے موضوع پر کی۔ آخر میں پروفیسر صاحب موصوف نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب الفضل المصلح الموعود نمبر سے پڑھ کر سنایا۔ اجلاس کا اختتام دعا پر ہوا۔

(خاکسار منیر الدین احمد میرپور آزاد کشمیر)

منڈی مریدکے

۲۰ فروری ۵۹ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ منڈی مریدکے۔ ضلع شیخوپورہ کا اجلاس زیر صدارت شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔

شیخ غلام محمد صاحب آف کوئٹہ نے تلاوت قرآن مجید کی۔ بعدہٗ شیخ محمد یعقوب صاحب نے دو نظمیں پڑھیں۔

صدر جلسہ شیخ محمد بشیر صاحب آزاد نے شرح و بسط کے ساتھ پیشگوئی "پسر موعود" کے متعلق تقریر فرمائی۔

آخر میں آپ نے سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے احباب کو مسلسل دعا کرتے رہنے کی تلقین فرمائی۔ بعدہٗ مولوی مشتاق احمد صاحب مولوی فاضل نے "پسر موعود" کی تعیین کے موضوع پر مضمون پڑھا۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد

حافظ آباد

مورخہ ۲۰/۲/۵۹ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ حافظ آباد میں زیر صدارت مکرم شیخ حبیب اللہ صاحب وکیل جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی بیرونجات کی جماعتیں بھی شامل ہوئیں۔ کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو خاکسار نے کی۔ ازاں بعد مکرم سید اعجاز احمد صاحب نے حضرت اقدس کی لدھیانہ والی تقریر اخبار الفضل سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا لب لباب اور خلاصہ یہ ہے کہ اسلام دنیا پر غالب ہو کر رہے گا۔ اور تمام دنیا میں قرآن کی حکومت قائم ہو کر رہیگی۔ پھر آپ نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے مصلح موعود کا وجود اور تبلیغ اسلام کے موضوع پر مختلف واقعات کی روشنی میں تقریر کی۔

آپ نے بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی۔ مساجد کا قیام مشنز اور قرآن پاک کے تراجم اور بیرونی دنیا پر اسلام کے نفوذ کا ذکر فرمایا

اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور بتایا کہ حضور کو خصوصیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے علم قرآن سے نوازا ہے۔

نصیر احمد ناصر مربی ضلع گوجرانوالہ

بڈھال ضلع سیالکوٹ

بعد نماز عشاء جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض چوہدری محمد الدین صاحب نے سر انجام دئے۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد چوہدری عبدالکریم خانصاحب کاٹھ گڑھی شاہد مربی نے پیشگوئی کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔ پھر میاں محمد رفیق صاحب نے نفل عمر کی صفات کے متعلق مضمون پڑھ کر سنایا۔ اور بعد ازاں چوہدری عبدالکریم خانصاحب کاٹھ گڑھی شاہد مربی نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق تقریر کی

(بشیر احمد بڈھال۔ ضلع سیالکوٹ)

چک نمبر ۲۷/A کاچھیلو سندھ

بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں زیر صدارت صوفی غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت جلسہ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد قاضی خورشید الرب صاحب انسپکٹر بیت المال نے حضور اقدس کی تقریر فرمودہ لدھیانہ پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں خاکسار نے مختصراً حضور اقدس کی تحریکات میں عملی طور پر بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک کی اور جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

کاچھیلو سندھ

اعلان نکاح

عزیزم عبدالخالق صاحب بٹ کا نکاح عزیزی خورشید بیگم عرف ارشاد بیگم بنت میاں ضیاء الدین صاحب احمدی ڈسٹرکٹ جیل لاہور سے مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا گیا۔

احباب سے اس رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

احمد دین ڈسٹرکٹ جیل لاہور

عالمی بنک نہری تنازعہ کا نیا حل پیش کرے گا

لاہور پہنچ کر صدر جنرل محمد ایوب خاں کا بیان

لاہور ۲۴ فروری صدر مملکت جنرل محمد ایوب خان نے کل صبح صوبائی دارالحکومت میں اعلان کیا کہ اگر ریاست جموں و کشمیر کے مقبوضہ علاقہ کو بھارت میں مدغم کرنے کی مزید کارروائی کی گئی تو پاکستان اسے ہرگز قبول نہیں کرے گا۔

صدر نے کہا کہ کشمیر کے بارے میں ہماری پوزیشن بالکل واضح ہے ہم نے اس نوعیت کی کارروائی کو کبھی تسلیم نہیں کیا اور آئندہ بھی تسلیم نہیں کریں گے۔

صدر مملکت جنرل محمد ایوب خان کراچی سے بذریعہ ایکسپریس لاہور پہنچے تو آپ نے ریلوے سٹیشن پر مقامی اخبارات کے نمائندوں سے انٹرویو کے دوران پاکستان کے مذکورہ موقف کا اعادہ کیا۔ آپ کے اس مختصر انٹرویو سے قبل صوبائی گورنر مسٹر اختر حسین مغربی پاکستان کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر لفٹیننٹ جنرل بختیار رانا اور دوسرے اعلیٰ فوجی و سول حکام نے آپ کا خیر مقدم کیا۔

ہلکے سلیٹی رنگ کے سوٹ میں ملبوس جنرل محمد ایوب خاں نے اس انٹرویو کے دوران نہایت خندہ پیشانی سے باتیں کیں۔ آپ نے ایک سوال پر بتایا کہ عالمی بنک پاکستان اور بھارت کے درمیان نہری پانی کے تنازعہ کے تصفیہ کے لئے از خود کوئی منصوبہ تیار کر رہا ہے۔ آپ نے کہا:۔

"امید کرنی چاہیئے کہ اس سلسلہ میں عالمی بنک کی مساعی نتیجہ خیز ثابت ہوں گی۔ اور اس طرح یہ تنازعہ خوش اسلوبی سے ختم ہو جائے گا۔"

صدر مملکت نے کہا کہ "پاکستان نے اس تنازعہ کے تصفیہ کے لئے جو منصوبہ مرتب کیا تھا بھارت اسے مسترد کر چکا ہے اور بھارت نے اس مقصد کے لئے جو تجاویز پیش کی تھیں وہ ہمیں منظور نہیں۔ کیونکہ ان بھارتی تجاویز کی منظوری سے ہمارے مفاد کو سخت نقصان پہنچے گا۔ تاہم اس صورت حال کے پیش نظر عالمی بنک کے ماہرین مصالحت کے لئے از خود کوئی نیا منصوبہ تیار کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ نہری پانی کا تنازعہ برقرار رہنے سے کسی ملک کو بھی فائدہ نہیں۔ اس لئے اس کا جتنی جلدی تصفیہ ہو جائے اتنا ہی بہتر ہوگا۔ آپ نے کہا اس رائے سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا کہ دونوں ممالک کی ترقی کے لئے پر امن ماحول کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہم عوام کی بہبود کے لئے سارے ذرائع استعمال میں لا سکیں۔"

فائرنگ

صدر مملکت نے ایک اور سوال کے جواب میں مشرقی پاکستان کی سرحد پر بھارت کی مسلسل فائرنگ کی ایک مرتبہ اور مذمت کی۔ آپ نے کہا کہ میں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ اس نوعیت کی سرحدی جھڑپوں سے کسی کو بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس طرح بلاوجہ بدمزگی کیوں پیدا کی جا رہی ہے۔ آپ نے خیال ظاہر کیا کہ مقامی ہندوستانی کمانڈر از خود کبھی کبھار فائرنگ کرتے رہتے ہیں۔ اور بعض اوقات وہ بھارت کے متعلقہ سرحدی علاقوں کے زمینداروں کی ترغیب پر بھی گولیاں چلا کر بدمزگی پیدا کرتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اگر ہمارے جوان بلاوجہ اس قسم کی بدمزگی پیدا کریں تو ہم ان کے خلاف کارروائی کرنے میں ہرگز تامل نہیں کریں گے۔"

آپ نے مغربی پاکستان کے سرحدی تنازعہ کے بارے میں پاکستان اور بھارت کے متعلقہ محکموں کے سیکرٹریوں کی موجودہ میٹنگ پر تبصرہ کرنے سے معذوری ظاہر کی۔ آپ نے کہا کہ یہ میٹنگ آجکل کراچی میں ہو رہی ہے میں نے اس سلسلہ میں ابھی تک اپنے کسی افسر سے رابطہ پیدا نہیں کیا۔"

بھارت سے دوستی

صدر جنرل محمد ایوب نے کل لائلپور پہنچ کر کہا "ہم بھارت اور دنیا کے ہر ملک سے دوستانہ تعلقات کے خواہاں ہیں۔ لیکن ہم اپنے حقوق سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں۔"

لائلپور سے واپس لاہور روانہ ہوتے وقت صدر نے رسالدوالہ کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا "بھارت سے پاکستان کے تعلقات کو "دوستانہ" نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن تعلقات کی اصلاح کوئی مشکل کام بھی نہیں۔ بشرط صرف یہ ہے کہ نہری پانی اور کشمیر کے مسائل خوش اسلوبی سے طے پا جائیں۔ بھارتی حکمرانوں کو چاہیئے کہ وہ کشمیریوں کا حق خود ارادیت اور نہری پانی کے متعلق پاکستان کے منصفانہ حقوق تسلیم کر لیں۔

جنرل ایوب نے کہا کہ پاکستان اور عرب ممالک کے تعلقات کچھ عرصہ سے بہتر ہو گئے ہیں۔ کئی غلط فہمیاں دور ہو چکی ہیں اور تعلقات میں عنقریب مزید اصلاح ہو گی۔

داخلی مسائل کے بارے میں صدر نے کہا کہ موجودہ حکومت ملک کو ایک فلاحی مملکت بنانے کی خواہاں ہے۔ اور اس نے پاکستان کو مسرت و فارغ البالی سے ہمکنار کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔

انکم ٹیکس

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے صدر نے کہا "حکومت انکم ٹیکس کے قواعد میں ترمیم کے سوال پر غور کر رہی ہے تاکہ ٹیکس سے بچنے اور غلط حسابات دکھانے کے امکانات باقی نہ رہیں۔

صدر نے کہا کہ تاجر اور صنعت کار آئندہ غیر معقول منافع حاصل نہیں کر سکیں گے

ایک سوال پر صدر نے کہا

"اگر مسٹر ڈلس خرابی صحت کی بناء پر مستعفی ہو گئے تو امریکہ کی خارجہ پالیسی تبدیل نہیں ہو گی۔ کیونکہ اجتماعی مفادات کے پیش نظر افراد چنداں اہمیت نہیں رکھتے۔"

افسروں سے خطاب

مقامی افسروں سے خطاب کرتے ہوئے صدر ایوب نے افسروں کو یاد دلایا کہ حصول آزادی کے بعد سرکاری ملازموں کے فرائض کی نوعیت بدل گئی ہے۔ آپ نے کہا "ماضی میں سرکاری ملازموں سے صرف یہ توقع تھی کہ وہ غیر ملکی حکمرانوں کے مفاد کو فروغ دیں لیکن آزادی ملنے کے بعد انہیں سماجی انصاف اور عوامی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنا چاہیئے"۔ صدر نے یہ توقع ظاہر کی کہ سرکاری افسر ملکی مسائل سمجھنے اور ان کا حل معلوم کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ آپ نے کہا کہ مارشل لاء کے نفاذ کے بعد افسروں کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ انہیں معاشرہ سے رشوت ستانی اور بد دیانتی کے استیصال کے لئے کوشش کرنی چاہیئے، صدر نے کہا کہ نئی حکومت محنتی افسروں کو ہر ممکن مدد دے گی۔

صدر نے اپنی مختصر سی تقریر کے بعد افسروں سے سوالات طلب کئے۔ ایک سوال پر صدر نے کہا "سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کے سکیل پر غور کرنے کے بعد رپورٹ پیش کرنے کے لئے چار مہینوں تک ایک تنخواہ کمیشن قائم کر دیا جائے گا۔

صدر سے سوال کیا گیا "کیا یہ مناسب نہیں ہو گا کہ کسی افسر کو بھی ایک ہزار روپے سے زائد تنخواہ نہ دی جائے"۔

صدر نے جواب دیا "ہر شخص کو اپنی صلاحیتوں تجربہ اور کام کی حیثیت کے مطابق معاوضہ ملنا چاہیئے"۔

ایک افسر نے پوچھا "کیا موجودہ حکومت برطانوی حکومت کی طرح سرکاری افسروں کو حسن کارکردگی پر انعامات وغیرہ نہیں دیا کرے گی" صدر نے جواب دیا۔ ہر افسر اور اہلکار سے یہی امید کی جاتی ہے کہ وہ اچھا کام کرے گا۔

صدر نے ایک اور افسر کی اس رائے سے اتفاق کیا۔ کہ رفتار ترقی میں اضافہ کے باوجود نظم و نسق کا ڈھانچہ وہی ہے۔ اور سرخ فیتہ کی کار فرمائیاں بھی ختم نہیں ہوئیں جنرل ایوب نے کہا "سرخ فیتہ ختم کرنے اور مختلف محکموں کی تنظیم نو کے لئے مختلف تجاویز اور اقدامات زیر غور ہیں۔

صدر نے ایک اور سوال پر کہا" موجودہ حکومت محکمہ مالیات کے بارے میں بنیوں کی سی پالیسی اختیار کرنا نہیں چاہتی ہماری ہر مالیاتی پالیسی کا مقصد ملک کو اقتصادی طور پر مضبوط بنانا اور افراط زر روکنا ہے"

صدر نے دیہات میں قرضہ کی سہولتیں بڑھانے گھریلو صنعتوں کو فروغ دینے۔ دیہاتیوں کو جنگ کاری کے بنیادی اصول سے آگاہ کرنے زراعت اور دوسرے پیشہ والے مضامین کی تعلیم دینے کی ضرورت پر زور دیا صدر نے لائلپور کے سرکاری افسروں سے ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں خطاب کیا۔ کل دوپہر تربیت گاہ ترقی دیہات لائلپور کا معائنہ کرنے کے بعد صدر نے کہا "یہ ایک عظیم قومی خدمت ہے اسے پوری قوت سے جاری رکھئے ابھی ہمیں طویل راستہ طے کرنا ہے اور مجھے اعتماد ہے کہ ترقی دیہات کی تحریک صحیح راہ پر چل رہی ہے۔ ترقیاتی دیہات کے چیف انفرمیشن آفیسر نے مختصر طور پر تحریک کی رفتار ترقی اور گزشتہ چار سال میں مغربی پاکستان میں اس پروگرام کی کامیابی اور آئندہ منصوبوں کے متعلق روشنی ڈالی۔

صدر نے تربیت کے معیار اور طریقوں پر پسندیدگی کا اظہار کیا اور مشورہ دیا کہ کارکنوں کی صلاحیت کو مزید ابھارنے کے لئے دوران ملازمت میں بھی باقاعدہ تربیت کا انتظام کیا جائے

بخشی کے بیان کی تردید

کراچی ۲۳ فروری حکومت پاکستان کے ایک ترجمان نے مقبوضہ کشمیر اسمبلی میں بخشی غلام محمد کے اس بیان کو بالکل غلط اور بے بنیاد قرار دیا کہ گزشتہ دو سال میں بموں کے دھماکوں کے سلسلے میں جو بائیس اشخاص گرفتار ہوئے ہیں ان میں سے چند ایک پاکستان کی خفیہ پولیس کے ایجنٹ ہیں اور بعض کو پاکستان کی طرف سے تنخواہ ملتی رہی ہے، ترجمان نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر کے دھماکوں یا ان کی وجہ سے گرفتار ہونے والے اشخاص سے پاکستان کا دور کا بھی تعلق نہیں

الفضل میرا شعار دین کا کلید کامیابی ہے

تقریب دعوتِ ولیمہ

ربوہ مورخہ ۲۳ فروری ۵۹ء کو عزیزم کپتان زین العابدین سلمہٗ کی تقریب دعوتِ ولیمہ عمل میں آئی۔ اس بابرکت تقریب میں حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور ربوہ کے متعدد احباب کے علاوہ مکرم روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل نے بھی شمولیت فرمائی۔

عزیزم زین العابدین کا عقد نکاح عزیزہ سیدہ نصرت حسن بنت ظہور الحسن صاحب مرحوم آف پشاور کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ازراہ شفقت ۲۷ دسمبر ۵۷ء کو قصر خلافت میں پڑھا تھا۔ احباب اس رشتے کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد بشیر الدین بھاگلپوری)

انعامی مقابلہ

مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار کی طرف سے خدام کو فضائل رمضان المبارک پر انعامی مقالہ لکھنے کی تحریک کی جاچکی ہے۔ جس کے لئے مقالہ کی وصولی کی آخری تاریخ ۲۵ فروری مقرر کی گئی تھی۔ لیکن متعدد دوستوں کی رائے پر اب تاریخ بڑھا کر ۵ مارچ کر دی گئی ہے۔ اس لئے دوست اس تاریخ تک اپنے اپنے مقالہ جات خاکسار کو بھجوا دیں۔ واضح رہے کہ اس مقالہ میں اوّل اور دوم رہنے والوں کو انعام دیا جائے گا۔ اور اوّل مقالہ الفضل اور خالد میں شائع کرانے کا انتظام کیا جائے گا۔

(حکیم خورشید احمد۔ خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ)

ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز ملتان کی ربوہ میں آمد

ربوہ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۵۹ء کو مسٹر گل شیر محمد خان صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز ملتان سرکاری دورہ پر ربوہ تشریف لائے۔ آپ نے فضل عمر ریسرچ کی مصنوعات "شائنو بوٹ پالش" وغیرہ کا معائنہ کیا۔ اور اسی طرح "ایسٹرن پرفیومری کمپنی" ربوہ کے تیار کردہ عطریات و سینٹ بھی ملاحظہ فرمائے۔ اور ان مصنوعات پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

سپرنٹنڈنٹ انڈسٹریز لائلپور بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

طلبۂ جماعت دہم کی الوداعی تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

سکول کے دوسرے طلبہ نہ صرف انہیں برقرار رکھیں گے بلکہ انہیں اور آگے بڑھائیں۔ اور اس طرح سکول کی نیک نامی کا باعث بننے کی کوشش کریں گے۔ جماعت دہم کی طرف سے عطاء المجیب صاحب نے اپنی جوابی تقریر میں جماعت دہم کے طلبہ سکول کے ہیڈ ماسٹر محترم میاں محمد ابراہیم صاحب اور دیگر اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کیا اور یقین دلایا کہ جماعت دہم کے طلباء جو سکول میں تعلیمی عرصہ مکمل کرنے کے بعد رخصت ہو رہے ہیں اپنے اس ادارے کی خدمت کو ہمیشہ اپنا فرض سمجھیں گے۔ اور جو فیض انہوں نے حاصل کیا ہے اسے کبھی فراموش نہیں کریں گے۔ بعد ازاں حضرت مولوی محمد دین صاحب اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے علی الترتیب طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے امتحان میں کامیابی حاصل کرنے اور پھر ایک کامیاب زندگی گذارنے کے سلسلے میں انہیں بیش قیمت نصائح فرمائیں۔ اور ان کے حق میں نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے دلی دعاؤں کے ساتھ انہیں رخصت کیا آخر میں ان کی کامیابی کے لئے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس کے بعد یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

احباب جماعت بھی اپنے اس مرکزی ادارے کی طرف سے امتحان میٹرک میں شامل ہونے والے جملہ طلبہ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالے انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ اور اس طرح وہ اپنے ادارے اور سلسلے کی نیک نامی اور دعا دینے اضافے کا موجب بنیں۔ آمین

درخواست دعا

مکرم و محترم چوہدری محمد اکرم صاحب رئیس سکنہ چہور ضلع شیخوپورہ حال نواب شاہ سندھ اور ان کے خاندان کے بعض افراد بعض پریشانیوں اور الجھنوں میں مبتلا ہیں۔ نیز ان کی ہمشیرہ صاحبہ مقیم نوابشاہ بلڈ پریشر و دیگر عوارض کے باعث علیل ہیں۔ صحابہ کرام و جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ محترم چوہدری صاحب موصوف اور ان کے خاندان کے جملہ افراد کو مذکورہ پریشانیوں سے نجات حاصل ہو اور ان کی ہمشیرہ صاحبہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا ہو۔ آمین یارب العالمین۔

صلاح الدین احمد

(ناظم جائداد)